35317
228

جناب عالی،

مؤدبانہ گزارش ہے کہ مجھے آپ سے ایک معاملہ میں فتویٰ درکار ہے۔
عرض یہ ہے کہ مجھے گردے کی بیماری (Nephritis) ہے۔ جس میں
گردے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور مریض ڈائیلاسس پر آجاتا
ہے۔ ڈاکٹروں نے مجھے گردہ ٹرانسپلانٹ کرنے یعنی کسی دوسرے کا گردہ لگوانے کا کہا
ہے۔ مجھے میرے گھر کے عزیز و اقارب یعنی بھائی، بہنیں اور بھتیجیاں
گردہ دینے کو تیار ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ شرعاً کسی کا گردہ
لے کر لگوانا جائز ہے۔ اس سلسلے میں مجھے مکمل رہنمائی کی
ضرورت ہے تاکہ میں کسی گناہ کا ارتکاب سے بچتے ہوئے اپنا گردہ
لگوا سکوں۔

العارض

دار الافتاء
فتوی نمبر ١/١٥٧٣
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نام: محمد ایوب
والد کا نام: منظور احمد نعیم
عمر: ۲۱ سال
ساکنہ A-1603 گلشن حدید فیز I بن قاسم کراچی
فون نمبر: 0332 3057887

تاریخ: 3/11/13

جواب مرکب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

اعضاءِ انسانی کی پیوندکاری کے جواز اور عدم جواز سے متعلق علماءِ کرام اور اہلِ فتویٰ حضرات کا اختلاف ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے اکثر علماء نے اس پیوندکاری کو ناجائز قرار دیا ہے، جب کہ عرب ممالک اور ہندوستان کے بعض علماء نے اس کی مشروط اجازت دی ہے، لیکن غیر مشروط اجازت کسی نے نہیں دی، لہذا جو شخص شدید مجبوری میں مبتلا ہو اور اس پیوندکاری سے اس کی جان بچنے کا قوی امکان ہو، نیز جو دینے والا ہے اس کی جان کو نقصان پہنچنے کا قوی امکان نہ ہو تو ایسی صورت میں اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، پھر جواز والے قول پر عمل کرنے کی صورت میں احتیاطاً توبہ و استغفار اور کچھ صدقہ و خیرات بھی کرے۔ (تبویب: ۴۰۳/۲)

مسئولہ صورت میں اگر سائل کو کوئی شخص اپنا گردہ عطیہ کرتا ہے تو اس مریض کیلئے شدید مجبوری میں دوسرے کا گردہ لگوانے کی گنجائش ہے جبکہ دوسرے کو اس سے کوئی ضرر نہ ہو۔۔۔۔۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

محمد طاہر غفرلہٗ

محمد طاہر غفرلہٗ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۵ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ

۹ نومبر ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

۵/۱/۱۴۳۵ھ

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۱/۱۵۷۳

۳۵/۱/۵

۲۰۱۳/۱۱/۹

نائب مفتی